اے ماؤ، بہنو، بیٹیو!

مولانا الطاف حسین حالؔی

پہلی بات

ہمارے گھر میں بہت سے لوگ ہم سے محبت کرنے والے ہوتے ہیں: دادا جان، نانا جان، ابّا، چاچا، ماموں، بھائی۔ نوکری ملازمت کر کے یہ ہمارے لیے کماتے، ہمیں اچھا کھلاتے اور پہناتے ہیں۔ ہم بیمار ہوں تو ہمارا علاج کرواتے ہیں۔ ان رشتے داروں کے ساتھ رہتے ہوئے کیا کبھی آپ نے سوچا کہ ہم جو کچھ کھاتے ہیں، اسے کون پکاتا ہے؟ ہمیں صاف ستھرے کپڑے کون پہناتا ہے؟ بیماری میں ہمیں دوا کون پلاتا ہے؟ ہمارا چھوٹا بھائی یا ہماری چھوٹی بہن روتی ہے تو اسے کون بہلاتا ہے؟ اس کے ساتھ کھیلتا کون ہے؟ ان سوالوں کے جواب آپ بہت اچھی طرح جانتے ہیں۔ ان جوابات کو ذہن میں رکھ کر مولانا حالؔی کی یہ نظم پڑھیے جس میں ماں، بہن، بیٹی یا عورت کی سماجی اور گھریلو حیثیت کو اُجاگر کیا گیا ہے۔

جان پہچان

مولانا الطاف حسین حالؔی ۱۸۳۷ء میں پانی پت میں پیدا ہوئے۔ وہ اعلیٰ درجے کے شاعر بھی تھے اور نثر نگار بھی۔ نثر میں انھوں نے کئی کتابیں لکھی ہیں۔ قوم و ملت کی اِصلاح کے لیے اُنھوں نے بہت سی نظمیں کہی ہیں۔ مسدسِ حالؔی ان کی مشہور طویل نظم ہے۔ خواتین کے لیے بھی اُنھوں نے بہت سی نظمیں لکھیں۔ ذیل کی نظم میں اُنھوں نے خواتین کی اہمیت و عظمت کو واضح کیا ہے۔ ان کا انتقال ۳۱ر دسمبر ۱۹۱۴ء کو پانی پت میں ہوا۔

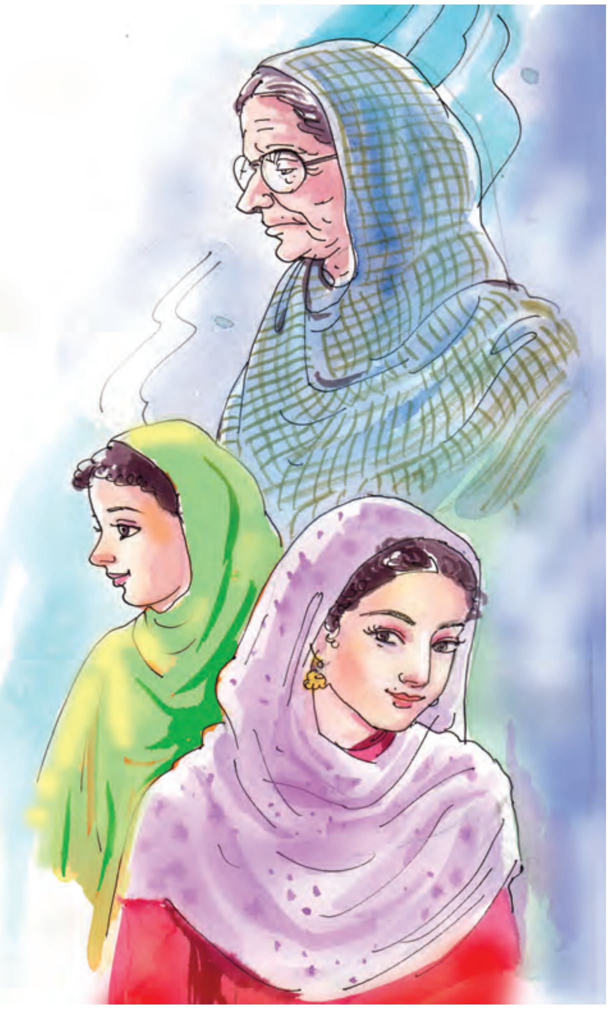

اے ماؤ ، بہنو ، بیٹیو ! دُنیا کی زینت تم سے ہے
ملکوں کی بستی ہو تمھیں ، قوموں کی عزّت تم سے ہے
تم گھر کی ہو شہزادیاں ، شہروں کی ہو آبادیاں
غمگیں دلوں کی شادیاں ، دُکھ سُکھ میں راحت تم سے ہے
تم ہو تو غُربت ہے وطن ، تم بِن ہے ویرانہ چمن
ہو دیس یا پردیس جینے کی حلاوت تم سے ہے
نیکی کی تم تصویر ہو ، عفّت کی تم تدبیر ہو
ہو دِین کی تم پاسباں ، ایماں سلامت تم سے ہے
فطرت تمھاری ہے حیا ، طینت میں ہے مہر و وفا
گھُٹّی میں ہے صبر و رضا ، انساں عبارت تم سے ہے
مونس ہو خاوَندوں کی تم ، غم خوار فرزندوں کی تم
تم بن ہے گھر ویرانہ سب ، گھر بھر میں برکت تم سے ہے
تم آس ہو بیمار کی ، ڈھارس ہو تم بیکار کی
دولت ہو تم نادار کی ، عُسرت میں عِشرت تم سے ہے
آتی ہو اکثر بے طلب ، دنیا میں جب آتی ہو تم
پر موہنی سے اپنی یاں ، گھر بھر پہ چھا جاتی ہو تم

خلاصۂ کلام شاعر خواتین کو ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کی طرح مخاطب کرکے کہتا ہے کہ دنیا کی سجاوٹ اور خوبصورتی تمھاری وجہ سے ہے۔ گھر میں خوشی اور سُکھ تم سے ملتا ہے اور باہر تمھاری یاد ہمیں گھر سے دور نہیں ہونے دیتی۔ تم نیکی، پاکیزگی، شرم و حیا اور صبر و رضا کی تصویر ہو۔ یہ ساری خوبیاں تمھاری وجہ سے دوسرے انسانوں کو ملتی ہیں۔ تم اپنے بیٹوں، بھائیوں اور شوہروں کی ہمدرد ہو۔ بیماری اور بے روزگاری میں ان کی ہمت بڑھاتی اور اپنی خوش اخلاقی سے سب کے دل جیت لیتی ہو۔

معنی و اشارات

زینت	خوبصورتی، سجاوٹ	گھٹّی میں ہونا	بہت پرانی/بچپن کی عادت ہونا
تم سے ہے	تمھاری وجہ سے ہے	صبر و رضا	کسی بات کو راضی خوشی مان لینا
شادیاں	خوشیاں	عبارت ہونا	وجود میں ہونا، مدعا ہونا
راحت	خوشی، آرام	مونس	محبت کرنے والا
غُربت	وطن سے دوری	غم خوار	ہمدردی کرنے والا
تم ہو تو غربت ہے وطن	یعنی تم ساتھ ہو تو وطن سے دور رہنے کے باوجود وطن سے دوری کا احساس نہیں ہوتا اور بے وطنی وطن جیسی محسوس ہوتی ہے۔	ڈھارس	ہمت
		نادار	مفلس، خراب
		عُسرت	غریبی، تنگی
حلاوت	مٹھاس، مزہ	عِشرت	عیش و آرام
عِفّت	پاکیزگی	بے طلب	بغیر مانگے
پاسباں	حفاظت کرنے والا	موہنی	پسندیدگی
طینت	فطرت، عادت	چھا جانا	قبضہ کرلینا

مشق

ایک جملے میں جواب لکھیے:

۱۔ اس نظم کے شاعر کی مشہور نظم کا نام لکھیے۔

۲۔ شاعر نے نیکی کی تصویر کسے کہا ہے؟

۳۔ شاعر نے عورتوں کی فطرت کسے کہا ہے؟

مختصر جواب لکھیے:

۱۔ شاعر نے ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کی اہمیت کس طرح بیان کی ہے؟

۲۔ شاعر نے نیک خواتین کی کن خوبیوں کا ذکر کیا ہے؟

۳۔ 'آتی ہو اکثر بے طلب' کہہ کر شاعر نے معاشرے کی کس خرابی کی طرف اشارہ کیا ہے؟